دورانِ خطبہ جمعہ کی سنتیں پڑھنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Sar 6805 تاریخ:12-10-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیاخطبے کے دوران جمعہ کی سنتیں پڑھ سکتے ہیں؟اگر دورانِ خطبہ شروع کردیں تو کیا حکم ہے؟اور اگر خطبہ سے پہلے شروع کردیں، تو خطبہ شروع ہونے پر کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دورانِ خطبہ جمعہ کی سنتیں پڑھنامکروہ تحریمی،ناجائزوگناہ ہے،اگر دورانِ خطبہ سنتیں شروع کرلیں،توتوڑناواجب اور غیر مکروہ وقت میں اس کی قضا کرناواجب اوراگر مکمل کرلی،توسنتیں اداہوجائیں گی،مگر گنہگار ہوگااوراگر خطبہ سے پہلے شروع کرلیں تھیں،تواب درمیان میں قطع نہ کرے،بلکہ چاررکعتیں مکمل پڑھے۔

چنانچہ دورانِ خطبہ سنتیں پڑھنے کے مکروہ تحریمی ہونے کے بارے میں مصنف ابنِ ابی شیبہ میں ہے:”عن ابن عباس وابن عمر أنهما كانا يكرهان الصلاة والكلام يوم الجمعة بعد خروج الامام“ترجمہ:حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں امام کے اپنے حجرے سے خطبہ کے لیے نکلنے کے بعد نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ،جلد01،صفحہ458،مطبوعہ دارالکتب العلمیہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال کیا گیا کہ ”جس حالت میں امام خطبہ پڑھتاہو،اس وقت کوئی وظیفہ یاسنن یانوافل پڑھناچاہیے یانہیں؟“توآپ نے جواباارشاد فرمایا:”اس وقت وظیفہ مطلقاناجائزہےاورنوافل بھی اگرپڑھے گا گنہگار ہوگا،اگرچہ نماز ہوجائے گی۔“ (فتاوی رضویہ،جلد08،صفحہ352،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

دورانِ خطبہ شروع کی گئی سنتوں کوتوڑنے کے واجب اور غیر مکروہ وقت میں قضاکے واجب ہونے کے بارے میں ردالمحتار میں ہے:”أن صلاة النفل صحيحة مكروهة حتى يجب قضاؤهااذاقطعه،ويجب قطعه وقضاؤه فى غيروقت مكروه فى ظاهرالرواية،ولوأتمه خرج عن عهدة مالزمه بالشروع“ترجمہ:(دورانِ خطبہ)نفل نماز مکروہ اداہوگی حتی کہ جب اسے توڑدے گا،تواس کی قضاواجب ہوگی اوراسے توڑنااوراس کی غیر مکروہ وقت میں قضاکرناواجب

ہے، ظاہر الروایہ کے مطابق اور اگر اس نے مکمل کرلی، تو وہ اس کی ذمہ داری سے نکل جائے گا، جو شروع کرنے سے اسے لازم ہوئی تھی۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، جلد03، صفحہ38، مطبوعہ کوئٹہ)

خطبہ سے پہلے شروع کی جانے والی سنتوں کو مکمل کرنے کے بارے میں بحر الرائق اور مجمع الانہر میں ہے: واللفظ لبحر الرائق: ”اذا شرع فی الأربع قبل الجمعة ثم افتتح الخطبة أو الأربع قبل الظهر ثم أقيمت هل يقطع على رأس الركعتين؟ تكلموا فيه والصحيح أنه يتم ولا يقطع لأنها بمنزلة صلاة واحدة واجبة“ ترجمہ: جب کسی نے جمعہ سے قبل چار رکعت سنت شروع کردی، پھر امام صاحب نے خطبہ شروع کیا یا چار رکعت سنت ظہر قبل جماعت شروع کردی، پھر اقامت کہی گئی، تو کیا ان چار رکعتوں کو دو رکعتوں پر قطع کرے گا؟ اس کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ چار رکعت مکمل کرے اور دو رکعت پر قطع نہ کرے، کیونکہ یہ ایک پوری واجب نماز کی طرح ہے۔

(بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، جلد02، صفحہ271، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”مصلی ایں دو سنت ہر چہار رکعت اتمام کند اگرچہ ہنوز تحریمہ بستہ است کہ جماعت ظہر یا خطبہ جمعہ آغاز نہاد ندزیرا کہ ایں ہمہ رکعات ہمچو نماز واحد ست لہذا در قعدہ اولی درود نخوانند نہ در شروع ثالثہ ثنا و تعوذ۔ (ترجمہ: ان دونوں سنتوں (قبل از ظہر و جمعہ) کی چار چار رکعات پوری کرلے، اگرچہ خطبہ جمعہ یا ظہر کی جماعت کھڑی ہو جائے، کیونکہ یہ تمام نماز واحد کی طرح ہیں، یہی وجہ ہے کہ پہلے قعدہ میں درود اور تیسری رکعت میں ثنا اور تعوذ نہیں پڑھا جاتا۔)“

(فتاوی رضویہ، جلد08، صفحہ132، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

12صفر المظفر 1441ھ/12اکتوبر 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے